کرپشن،غبن......قوموں کی تباہی کا سبب

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

اقوام وملل کی تباہی وبربادی اوران کے انحطاط وزوال کے مختلف اسباب ہوتے ہیں،ان اسباب کے وجود میں آنے کے بعد،قدرت کا قانون حرکت میں آتا ہےاورایسی قوموں کی تباہی اور بربادی کے فیصلے ہوتے ہیں جن کے اندر وہ اسباب وعوامل پائے جاتے ہیں......ان اسباب کے پیدا ہونے ، بڑھنے اور جمنے میں ایک عرصہ لگتا ہےاور سبق وعبرت حاصل کرنے کے لئے ،زمانہ کے چھوٹے موٹے تازیانے بھی ان ملتوں کو جگاتے رہتے ہیں لیکن جب غفلت اور بے حسی سے نکلنے کی تمام راہیں مسدود اور تمام صورتیں ختم ہوجاتی ہیں،تب بربادی کے دہانے کھلتے ہیں۔

قرآن کریم نے جن نافرمان قوموں کی بربادی وہلاکت کی عبرت ناک داستان بیان کی ہے، ان میں خطیب الانبیاء، حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم بھی ہے، جس کی تباہی کا بڑا سبب......کفر وشرک کے بعد......اس میں پایا جانے والا کرپشن،غبن، ناپ تول میں کمی اور خیانت تھا،اس قوم کے جلیل القدر پیغمبر،ان کے معاشرے میں ایک طویل عرصہ تک حق واصلاح احوال کی صدا لگاتے رہےاوران کو بار بار غبن وکرپشن کی وبا سے نکلنے اور بچنے کی تلقین کرتے رہے،وہ کہتے رہے......

﴿ یقوم اوفوا المکیال والمیزان بالقسط ولا تبخسوا الناس اشیاء ھم ولا تعثوا فی الارض مفسدین﴾ (سورہ ھود: ۸۵) یعنی اے میری قوم!تم ناپ تول کومکمل انصاف کے ساتھ پورا کرکے دیا کرواورلوگوں کی چیزوں میں کمی (اور کرپشن) نہ کرواور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھیرو......لیکن سرکشی میں مبتلا قوم پر ان پیغمبرانہ صداؤں کا کوئی اثر نہ ہوا،اس قوم کے رگ وریشے میں خیانت وکرپشن اس طرح پیوست ہوگیا تھا کہ اصلاحِ حال کی یہ صدائیں،ان کی سمجھ میں نہیں آرہی تھیں،وہ جواب میں کہتی رہی:﴿ یٰشعیب ما نفقہ کثیرا مما تقول......﴾ ”شعیب!تمہاری اکثر باتیں ہم سمجھ نہیں پاتے“......جب وہ کسی طرح نہیں سدھرے اور مہلت کا عرصہ تمام ہوا تو

رب کی طرف سے پکڑ آئی اور ایک چیخ ہی نے سرکشوں کو صفحۂ ہستی سے یوں مٹا دیا جیسے وہ ان بستیوں میں کبھی آباد ہی نہ تھے، دیکھئے قرآن کریم کے الفاظ میں کس قدر جلال وعبرت ہے: ﴿واخذت الذين ظلموا الصيحة فاصبحوا في ديارهم جٰثمين ○ كأن لم يغنوا فيها ط الا بُعدًا لّمدين كما بعدت ثمود ﴾...... یعنی ان ظالموں کو ایک سخت آواز نے اس طرح پکڑ لیا کہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے رہ کر ختم ہو گئے گویا کہ ان دیار میں کبھی آباد ہی نہ تھے، سنو، مدین ایسے ہی اللہ کی رحمت سے دور ہوئی جیسے قوم ثمود ہوئی......

کرپشن اور خیانت سے عالم میں فساد پھیلتا اور نسل انسانی کو نقصان ہوتا ہے...... جب کسی معاشرے کے اندر، دوسروں کے حقوق غصب کرنے، ان میں کمی کرنے اور خیال نہ رکھنے کی فضا پیدا ہو جائے تو ایسا معاشرہ ازخود فساد کی طرف بڑھتا ہے، ایسی ظالمانہ فضا میں پرورش پانے والے ہمیشہ دوسروں کا حق مارنے کی تگ و دو میں رہتے ہیں، وہ اپنے ذمہ دوسروں کے حقوق کی ٹھیک ٹھیک ادائیگی کی کبھی فکر نہیں کرتے جس کی وجہ سے سماجی اور معاشرتی رویوں میں بگاڑ آتا ہے، دشمنیاں جنم لیتی ہیں اور فساد کی نئی نئی شکلیں پیدا ہوتی ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قوم کے اندر یہ خرابی پائی جائے گی، اللہ تعالیٰ اسے قحط اور مہنگائی کے عذاب میں مبتلا کر دیں گے، حدیث شریف کے الفاظ ہیں: "ما أظهر القوم البخس في المكيال والميزان الا ابتلاهم الله بالقحط والغلاء......" (تفسیر قرطبی: ۸۶/۹، سورہ ھود......)

آج ہماری قوم مہنگائی اور ہوش ربا گرانی کے جس عذاب سے دوچار ہے، وہ اسی کرپشن اور خیانت کا شاخسانہ ہے جس کی آوازیں وطن عزیز میں ہر سمت سے اٹھ رہی ہیں، حکومت کا شاید ہی کوئی شعبہ اور محکمہ ایسا ہو جو کرپشن سے خالی ہو...... اگر کوئی دردمند اس کرپشن کی نشاندہی کرتا ہے تو اس کی آواز صدا بصحرا ثابت ہوتی ہے اور بسا اوقات یہ نشاندہی خود اس کے لئے وبالِ جان بن جاتی ہے۔ جس شخص کے پاس، جس قدر اختیار واقتدار ہے اس کے کرپشن کا حجم عموماً اسی قدر بڑا ہوتا ہے۔ اس منحوس عمل کا نتیجہ گرانیٔ اشیاء کے عذاب کی شکل میں ہم سب کے سامنے ہے کہ ایک عام آدمی کے لئے زندگی کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنا بڑا مشکل ہو رہا ہے۔

جب تک اس ملک کا صاحب اقتدار اور صاحب اختیار طبقہ اس وبا کو ختم نہیں کرے گا اور اصلاحِ احوال کے لئے فوری اقدامات اور کوشش نہیں کرے گا، گرانی، مہنگائی اور قحط کے عذاب سے چھٹکارا حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حالت پر رحم فرمائے اور کرپشن کی وبا سے اس قوم کو نجات عطا فرمائے۔ آمین۔

وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

☆......☆......☆